اکائی۵

ترجمہ کی انواع واقسام

اکائی کے اجزاء

مقصد

تمہید

ترجمہ کی انواع واقسام

خلاصہ

سوالات

معاون کتابیں

مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلباء

ترجمہ کی مختلف اور متعدد اقسام سے متعارف ہونگے۔

ترجمہ کی مختلف قسموں کے درمیان پائے جانے والے باریک فروق سے واقف ہونگے۔

موضوعات کے اعتبار سے ترجمہ کی مختلف قسموں کے لئے اختیار کئے جانے والے اسالیب سے روشناس ہونگے۔

تمہید

پچھلے صفحات میں آپ نے ترجمہ کی ابتداء اس کے آغاز وارتقاء، اس کے عملی مراحل، اصول وضوابط، مترجم کے لئے مطلوبہ اوصاف کے بارے میں تفصیلات سے آگہی حاصل کی، اگلے صفحات میں ترجمہ کے انواع واقسام پر روشنی ڈالی جائے گی۔

ترجمہ کا میدان بہت وسیع ہے ،اس کے ذریعے نئے نئے امکانات اور اضافے تشکیل پاتے ہیں ، اس میں فلسفے جیسی پیچیدہ بحثوں سے لے کر شعر وادب جیسی نازک اور دلکش اصناف ادب کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کیا جاسکتا ہے ۔

اگر چہ پہلے پہل ترجمے کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی تھی اور اسے محدود اور ثانوی حیثیت سے جانا جاتا تھا، ابتداء میں ترجمے کی ضرورت محض دینی ابلاغ کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے محسوس کی جاتی تھی مگر بتدریج سائنس اور ادب بھی اس کے حصار میں آنے لگے اور آہستہ آہستہ اسے اہمیت دی جانے لگی جس کا نتیجہ ہے کہ آج ترجمہ با قاعدہ فن کی صورت اختیار کرچکا ہے، اور موضوعات اور نوعیت کے اعتبار سے ترجمہ کی متعدد اقسام وجود میں آچکی ہیں ۔

ترجمہ کی اقسام

دور حاضر میں فن ترجمہ نگاری نے غیر معمولی ترقی کی ہے، اس فن میں بے شمار نئے میدان متعارف ہوئے ہیں، اور موضوعات اور نوعیت کے اعتبار سے ترجمہ کی متعدد اقسام وجود میں آچکی ہیں۔ اس اکائی میں ہم ترجمہ کی مختلف اقسام پر ایک نظر ڈالیں گے اور ان کے درمیان پائے جانے والے باریک فروق سے واقف ہونگے تاکہ دوران ترجمہ ان فروق کو ملحوظ رکھ سکیں، نیز ترجمہ کی ان مختلف اقسام کے لئے مطلوبہ اسلوب اور اوصاف سے متعارف ہونگے۔

ماہرین فن نے ترجمہ کو دو بنیادی قسموں میں تقسیم کیا ہے جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) زبانی ترجمہ

(۲) تحریری ترجمہ

زبانی ترجمہ

Oral Interpretion

زبانی ترجمہ یہ ہے کہ اصل زبان کے الفاظ کو مترجم فی البدیہ مطلوبہ زبان میں زبانی طور پر منتقل کرتا ہے، چاہے یہ الفاظ تقریری طور پر ادا کئے گے ہوں یا تحریری طور پر متن کی شکل میں موجود ہوں۔ ماہرین فن کے مطابق یہ ترجمہ کی مشکل ترین شکل ہے جس میں مترجم کو کوئی وقفہ نہیں ملتا جس میں وہ اپنے ترجمہ کو مرتب کرے یا اس پر غور اور نظر ثانی کرسکے، کیوں کہ ترجمہ کی اس قسم میں تقریر کا ایک حصہ ختم ہوتے ہی یا کبھی دوران تقریر ہی مترجم کو ترجمہ کے لئے تیار رہنا پڑتا ہے، البتہ ترجمہ کی اس قسم میں تحریری ترجمہ کی سی باریکی اور اسلوب کی پابندی کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ مترجم کو تقریر کے خلاصہ یا فحوائے کلام کو منتقل کردینا کافی ہوتا ہے۔

زبانی ترجمہ کی بھی ذیلی کئی قسمیں ہیں۔

تحریر کا زبانی ترجمہ : At – Sight Interpreting

ترجمہ کی اس قسم میں مترجم اصل زبان میں تحریر شدہ خطبہ یا کوئی لکھاہوا متن دیکھ کر فورابرجستہ اسے زبانی طور پر مطلوبہ زبان میں منتقل کردیتاہے ،اس منتقل کرنے میں میں مترجم کو کوئی وقفہ نہیں ملتا جس میں وہ اپنے ترجمہ کو مرتب کرے یا اس پر غور اور نظر ثانی کرسکے بلکہ متن دیکھ کروہ ترجمہ کرتا چلا جاتا ہے۔

مسلسل ترجمہ : Consecutive Interpreting

ترجمہ کی اس قسم میں دو الگ الگ زبانیں بولنے والے افراد کی دو جماعتوں کے درمیان مترجم کو ترجمہ کے فرائض انجام دینا پڑتا ہے ، ترجمہ کی یہ شکل بین الاقوامی سمیناروں ، کانفرنسوں یا علمی مجالس میں ملتی ہے ،اس طریقہ کار میں پہلے ایک گروپ کا آدمی تقریر کرتا ہے یا رائے اور تجویز پیش کرتا ہے جسے مترجم دوسرے گروپ کی زبان میں منتقل کرتا ہے ، اس پر دوسرا گروپ اپنی زبان میں تقریر کا جواب دیتا ہے یا اس رائے و تجویز پر تبصرہ کرتا ہے ، اس تبصرہ یا جواب کو مترجم پھر پہلی زبان میں منتقل کرتا ہے۔

اس ترجمہ میں مترجم کو اپنی سماعت کو مکمل طور پر مقرر کی طرف مرکوز رکھنا پڑتا ہے ، ایک ایک لفظ کے مفہوم کو ، اس کے سیاق و سباق کو سمجھنا پڑتا ہے، پھر پوری حاضر دماغی کے ساتھ فورا دوسری زبان میں پیش کرنا ہوتا ہے تاکہ اس زبان کے سامعین اس پر اپنا جواب دے سکیں ، پھر یہ اسے پہلی زبان میں منتقل کرے گا ۔جس پر پہلا گروپ فورا جائزہ لے گا کہ اس کی بات صحیح طور پر دوسری زبان کے سامعین تک پہنچی یا نہیں اور اس کا صحیح جواب ملا یا نہیں ۔اس طرح سے ترجمہ کی یہ قسم غیر معمولی ذمہ دارانہ کردار ادا کرتی ہے، کہ مترجم پوری ذمہ داری کے ساتھ ترجمہ کرے، کیوں کہ اس موقع پر ذراسی لغزش بھی مترجم کی سبکی کا باعث بن سکتی ہے کیوں کہ یہاں ترجمہ کی ساتھ ہی ساتھ دونوں زبانوں کے متکلمین اور سامعین کی جانب سے تنقیح بھی ہوتی جاتی ہے ۔

متوازی ترجمہ : Simultaneous Interpreting

ترجمہ کی اس قسم میں مقرر تقریر کرتا رہتاہے اور مترجم متوازی طور پر فورا حاضرین کی زبان میں اس تقریر کو منتقل کرتا رہتا ہے ،ترجمہ کی یہ شکل بین الاقوامی سمیناروں یا اجتماعات میں پیش آتی ہے جہاں بیرونی مہمانوں کی تقریروں کا مقامی زبان میں ترجمہ کرنا ہوتا ہے ، جس میں مقرر تقریر کرتا رہتاہے اور مترجم کے ترجمہ کے لئے کوئی وقفہ نہیں دیتا اور مترجم متوازی طور پر فی البدیہ فورا حاضرین کی زبان میں اس تقریر کو منتقل کرتا رہتا ہے ۔

مسلسل ترجمہ اور متوازی ترجمہ کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ مسلسل ترجمہ میں گفتگو کرنے والا اپنی گفتگو کے دوران وقفہ دیتا ہے تاکہ مترجم ترجمہ کر سکے ، جب کہ متوازی ترجمہ میں ایسا نہیں ہوتا، مسلسل ترجمہ میں مترجم مقرر کے ساتھ بیٹھا رہتا ہے ، تقریر کے اہم نکات کو نوٹ کرتا ہے ، پھر جملوں کو بعجلت ممکنہ ہی سہی لیکن مرتب کرکے حاضرین کی زبان میں منتقل کرتا ہے ، اس کے برخلاف متوازی ترجمہ میں مترجم ساتھ میں نہیں بیٹھتا بلکہ وہ اپنی کیبن میں بیٹھا مقرر کی تقریر ہیڈ فون کی مدد سے سنتا ہے اور مائک کی مدد سے مطلوبہ زبان کے سامعین تک پہنچاتا ہے جسے وہ لوگ بھی ہیڈ فون کی مدد سے سنتے ہیں۔

زبانی ترجمہ کی مذکورہ بالا قسموں کے بعد اب ہم تحریری ترجمہ کا تعارف کراتے ہیں،اور موضوعات کے اعتبار سے اس کی متعدد قسموں کی تفصیلات بیان کرتے ہیں۔

تحریری ترجمہ

Written Translation

تحریری ترجمہ یہ ہے کہ متن کو مطلوبہ زبان میں تحریری طور پر منتقل کیا جائے ، یہ ترجمہ بعض پہلووں سے آسان سمجھا جاتا ہے کیوں کہ اس میں ترجمہ نگار کو جملوں کی ساخت اور الفاظ کی بندش کے لئے وافر وقت مل جاتا ہے کہ وہ اپنے تحریر شدہ ترجمہ کے مواد پر اچھی طرح غور اور نظر ثانی کرلے ،اس میں حذف واضافہ کرلے،الفاظ کے نوک پلک درست کردے،اور ترجمہ میں جس قدر ممکن ہوسکے حسن پیدا کرنے کی کوشش کرے، لیکن ساتھ ہی ساتھ ترجمہ کی یہ قسم مشکل ترین بھی ہے کہ اس میں مترجم کو نہایت باریک بینی کے ساتھ متن کے اسلوب کی رعایت کرتے ہوئے الفاظ کو مطلوبہ زبان میں منتقل کرنااور اسے ضبط تحریر میں لانا ہوتا ہے تاکہ مستقبل میں کوئی اس کے ترجمہ پر انگلی نہ اٹھا سکے ،اور قاری جب جب بھی اس کے ترجمہ کو پڑھے اس کے ترجمہ شدہ مواد کے بارے میں اچھا تاثر لے سکے ۔

تحریری ترجمہ کی اقسام

تحریری ترجمہ کا تعارف جان لینے کے بعد ہم اس کی قسموں کے متعلق جانکاری حاصل کرتے ہیں، موضوعات اور اسلوب کے اعتبار سے تحریری ترجمہ کی بھی کئی ذیلی اقسام ہیں ۔

علمی ترجمہ :

علمی ترجمہ سے مراد مختلف فنی اور تکنیکی علوم کی کتابوں کا ترجمہ کرنا، جن میں ان علوم کے متعلقہ مباحث اور ان علوم کی معلومات پائی جاتی ہیں ، مثلا ریاضی ، طبیعیات ، کیمیاء ، حیاتیات ، جغرافیہ ، طب ، و ہندسہ اور اس طرح کے بے شمار دیگر علوم کی کتابوں کا ترجمہ ۔

علمی ترجمہ ایک نازک عمل ہے جس کے لئے مترجم میں حسب ذیل صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔

- دونوں زبانوں پر گہری نظر ہو ۔
- جس علمی موضوع پر کتاب ہے اس موضوع سے بنیادی واقفیت ہو۔
- متعلقہ موضوع پر دونوں زبانوں کی فنی اصطلاحات پر دسترس حاصل ہو۔
- حسن تعبیر پر قدرت حاصل ہو ۔

یہ بات فن ترجمہ نگاری کے ماہرین کے نزدیک مسلم ہے کہ علمی ترجمہ اگر ایسا شخص کررہا ہو جو اس موضوع کا ماہر ہو ، متعلقہ موضوع کی اصطلاحات سے واقف ہو تو پھر علمی ترجمہ کوئی زیادہ مشکل کام نہیں ، مثلا کوئی طبیب جو عربی اور اردو دونوں زبانوں پر قدرت رکھتا ہو ، طبی اصطلاحات سے واقف ہو تو وہ بآسانی فن طب کی کسی بھی کتاب کا ترجمہ کرسکتا ہے ، بمقابلہ اس شخص کے جو فن طب سے نا آشنا ہو اور صرف عربی و اردو زبان پر عبور رکھتا ہو ، کیونکہ فن سے واقفیت کی وجہ سے عام مترجم کے مقابلہ میں طبیب زیادہ واضح اور بے تکلف اسلوب میں مناسب اصطلاحات اور تعبیرات کے ذریعہ مفہوم کو ادا کرسکتا ہے ۔

علمی کتابیں فنی اصطلاحات کے ساتھ ساتھ مختلف اشکال ، تصاویر ، نقشوں ، جدولوں اور توضیحی اشاریوں پر مشتمل ہوتی ہیں جن کو ماہر فن ہی زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے ، اور زیادہ آسانی سے دوسری زبان میں منتقل کرسکتا ہے۔

ادبی ترجمہ

ادبی ترجمہ سے مراد ادبی شہ پاروں مثلاً ناول ، افسانہ ، ڈرامہ ، مضامین ، اور ان سب سے بڑھ کر اشعار و قصائد اور دیگر اصناف سخن کا ترجمہ کرنا ہے ،ادبی تراجم ان کتابوں یا ادب پاروں کے ہوتے ہیں جن کے لکھنے والے زبان و ادب کے فنکار مانے جاتے ہیں ۔

ادبی ترجمہ ترجمہ نگاری کی ایک مشکل ترین قسم ہے جس میں الفاظ کے ساتھ ساتھ متن کی روح اور کیفیات ، ادیب کے احساسات اور جذبات کو بھی مطلوبہ زبان میں منتقل کرنا ہوتا ہے تاکہ قاری پر وہی اثر مرتب ہوسکے جو اصل متن پڑھنے کے بعد ہوتا ہے ۔

ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا یقیناً آسان نہیں ہے۔ کیونکہ ہر زبان کی اپنی ضرورت اور خصوصیات ہوتی ہیں۔ ہر زبان کے محاورے ،استعارے ،مزاج ،تراکیب اور طرز ادا مختلف ہوتا ہے، ہر زبان کا اپنا پس منظر اور حسن و آہنگ ہوتا ہے، اسی طرح ہر زبان کا طرز ادا مختلف ہوتا ہے، ہر زبان کے الفاظ میں وسعت اور تنگی کی مشکلات بھی پائی جاتی ہیں، کبھی کبھی کسی زبان کے الفاظ میں وسعت اور گہرائی اس قدر ہوتی ہے کہ دوسری زبان میں اس کا متبادل ڈھونڈنا ناممکن ہو جاتا ہے، جس سے مفہوم میں وہ تاثیر پیدا ہی نہیں ہوتی ۔

پھر ایک اور مشکل اس وقت آتی ہے جب ایک زبان کے محاورے اور ضرب الامثال کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے، کیونکہ ہر زبان اور ماحول کے اپنے محاورے اور ضرب الامثال ہوتی ہیں ۔

بہترین ترجمہ وہ ہے جس میں متن کے ساتھ ساتھ دوسری زبان کا اصل متبادل بھی پیش کیا گیا ہو۔ ترجمہ اصل متن کے لب و لہجے کی ترجمانی کر رہا ہو اس میں متن کے مفہوم کے ساتھ اس کا ذائقہ بھی منتقل ہو جائے۔ کسی بھی بہترین ادبی نمونے کا ترجمہ کرنا یقیناً انتہائی مشکل کام ہوتا ہے۔ کسی بڑے شاعر کے کلام کا نثر میں ترجمہ اس سے بھی مشکل کام ہے

ادبی تراجم میں نہایت احتیاط اور پابندی ضروری ہوتی ہے تاکہ کہیں حقیقی فنکار کی تخلیقی روح مسخ نہ ہو جائے۔ظ۔ انصاری اپنے مضمون" ترجمے کے بنیادی مسائل" میں کہتے ہیں :

"ادبی ترجمے میں مترجم پر مصنف کے خیالات کی پابندی فرض ہوتی ہے۔اس کے الفاظ ومحاورات اور اس کے اسلوب بیان کی تقلید فرض نہیں ہوتی۔کیوں کہ تصرف کے بغیر ترجمے میں کام نہیں چل سکتا،اور اس بات میں جس قدر آزادی سے کام لیا جائے گا ترجمہ اسی قدر تصنیف سے قریب ہو گا"۔

لہٰذا ادبی ترجمہ میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ کلام یا عبارت کی اصل روح کو مسخ کئے بغیرناگزیر تصرفات کرکے تراجم کئے جائیں۔

ادبی ترجمہ اپنی ساخت کے اعتبار سے بنیادی طور پر دو خانوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(1) نثر

(2) نظم

ادبی نثر کے ترجمہ کے دوران مترجم کو حسب ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

- ادبی عبارت کا ترجمہ ادبی عبارت کے ذریعہ ہی ہو ، اس طور پر کہ اصل متن کی پوری تصویر اس میں واضح ہو ، کسی پہلو میں جھول نہ ہو ۔
- ادب پارہ کا ترجمہ اس طرح کیا جائے کہ گویا مترجم خود اس کا تخلیق کار ہو ۔
- ادبی ترجمہ میں صرف زبان دانی کافی نہیں ہوتی ، بلکہ مترجم میں ادبی ذوق اور ادب کی چاشنی پائی جائے۔
- جب تک مترجم اہل زبان کی سی واقفیت نہ رکھتا ہو ، اس وقت تک کسی زبان کے ادب پارہ کا ترجمہ اس کے لئے درست نہیں۔
- مترجم کو چاہیئے کہ زبان کے ساتھ ساتھ اہل زبان کی تہذیب و ثقافت اور مزاج سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔

مذکورہ بالا امور میں سے کوئی ایک پہلو بھی اگر چھوٹ جائے تو یہ نہ صرف متن کی روح کو مجروح کرے گا بلکہ صاحب متن اور خود کے ساتھ بھی زیادتی شمار ہو گا۔

نظم و شعر:

جہاں تک شاعری کا تعلق ہے یہ ترجمے میں سب سے مشکل قسم کہی جاسکتی ہے۔ یہاں کئی لغزشیں ہونے کے امکانات رہتے ہیں۔ اس میں جتنی محنت ایک شاعر اپنے اشعار کے لیے کرتا ہے، اس سے کہیں زیادہ کاوشیں مترجم کو کرنی پڑتی ہیں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ جتنے اچھے ترجمے نثری شہ پاروں کے ہوئے ہیں، اتنے اچھے اور نہ تعداد میں ان سے زیادہ شعری ترجمے ہو سکے ہیں۔

شعری ترجمے میں اچھے شعر کے تمام لوازمات اور ان کے نازک مراحل سے مترجم کو گزرنا پڑتا ہے۔ وہ ایک اچھے شاعر سے زیادہ ذمہ داریاں نبھاتا ہے۔ اسے شاعر کے دل و دماغ میں سفر کر کے ان کیفیات سے گزرنا پڑتا ہے جن کے تحت شعر کہا گیا ہے۔ شاعر کے محسوسات کو گرفت میں لانے کے لیے مترجم کو ترجمے کی زبان کے سرمایۂ الفاظ کو کھنگالنا پڑتا ہے، صوتی آہنگ کے لیے الفاظ کی ایک ایک آواز کو ناپنا اور تولنا پڑتا ہے، غرض ایک لمبی تراش خراش، تلاش اور کاوش کے بعد روح کو صحیح قالب ملتا ہے۔

ایسے موقعوں پر ہیئت یا فارم کا صحیح فیصلہ کرنا بھی اہمیت رکھتا ہے۔ عربی میں اور اُردو میں غزل، نظم، رباعی، مثنوی، مرثیہ قصیدہ وغیرہ مختلف اصناف سخن ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی اپنی الگ الگ خصوصیات اور اپنا الگ الگ طرز بیان ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر ادب میں یہ اصناف رائج نہیں ہیں اس لیے ترجمے والی زبان میں مروّج اصناف میں سے اپنے مقصد کے لیے کسی ایک کو اس طرح چننا چاہیے کہ وہ سارے تقاضے پورے کرے۔

شعری ترجمے میں مرکزی خیال کو گرفت میں لے کر اسے متعلقہ زبان میں ظاہر کر دینا ہی کافی نہیں ہے۔ ہمیں اس تاثر کو بھی پیش کرنا ہوگا جو اصل کو پڑھ کر قاری کے ذہن میں قائم ہوتا ہے۔

اس لئے بلا شبہ شاعری کا ترجمہ ایک کٹھن راستہ ہے جسے عبور کرنے کے لیے ترجمے کے اصولوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے، شاعری کے ترجمہ کرنے کا عمل بہت مشکل ہے جبکہ کسی نثر پارے کا ترجمہ بھی کچھ آسان نہیں ہوتا، لیکن شاعری پیچیدگیوں کے کئی اسباب ہیں، مثلاً۔

- شاعری میں شاعر الفاظ کو بارہا علامت ' اشارے کنائے اور استعارتی معنوں میں استعمال کرتا ہے۔
- بسا اوقات الفاظ حقیقی معنوں میں کچھ اور مفہوم دیتے ہیں جبکہ مجازی معنوں میں اُن کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے۔
- شاعری میں شاعر کا اپنا ایک خاص لہجہ (Tone) ہوتا ہے۔ اسی طرح شاعری مخصوص موڈ سے تعلق رکھتی ہے۔

- ہر نظم کا ایک اندرونی آہنگ ہوتا ہے۔جس سے اُس کا صوتی تاثر بنتا ہے۔

ان تمام پہلوؤں کا خیال رکھنا ازحد ضروری ہوتا ہے تاکہ شاعری کا ترجمہ S.Language سے T.Language میں کامیابی کے ساتھ ہو سکے ۔

ادبی ترجمہ باالخصوص شاعری کے ترجمے میں محض معنی کی تبدیلی یا ترسیل سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں کیونکہ لفظ معنی کے ساتھ مخصوص ثقافتی تہذیبی فضا وابستہ ہوتی ہے۔ صحیح ترجمہ نہ ہونے کی صورت مین کسی لفظ کے حقیقی معنی کے گم ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔لسانیاتی قواعد کی رُو سے اس مشکل کو حل کرنے کے لیے Source Language اور Target Language کے مابین ہم پلہ لفظ (Words Equivalent) کے طریقۂ کار کو آزمایا جاتا ہے۔متبادل ہم پلہ لفظ نہ ملنے کی صورت میں مُستعار لفظ (Borrow words) کا طریقہ اپنانا پڑتا ہے۔

علاوہ اس کے Source Language شاعری کے آہنگ کو دوسری زبان میں منتقل کرنا بھی کڑی آزمائش ہے ہر گز کم نہیں۔جبکہ شاعری میں تمثیل Images اور علامت' تلمیح' استعارے کو ہو بہو منتقل کرنا بھی جان لیوا کام ہے۔جس کے لیے کبھی کبھی مترجم کو شارح بننا پڑتا ہے حالانکہ ترجمہ اور تشریح دو الگ راستے ہیں۔

شاعری کا ترجمہ کرتے وقت ضروری ہے کہ مترجم کسی نظم کو جسے وہ ترجمہ کرنا چاہتا ہے اسے گہرائی سے بغور پڑھے اور اس عمل سے بار بار گزرے تاکہ شاعرانہ Images' شاعری کے آہنگ ' اس کے صوتی تاثر' شاعر کے لہجے میں سرشار ہو جائے۔شاعری کی زبان سے آشانائی حاصل کرے تاکہ وہ شاعر کی زبان الفاظ کے حقیقی مفہوم تک پہنچ سکے۔

ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا یقیناً آسان نہیں ہے۔کیونکہ ہر زبان کی اپنی ضرورت اور خصوصیات ہوتی ہیں۔ہر زبان کے محاورے، استعارے، مزاج، تراکیب اور طرزادا مختلف ہوتا ہے۔ہر زبان کا اپنا پس منظر اور حسن و آہنگ ہوتا ہے۔اسی طرح ہر زبان کا طرزادا مختلف ہوتا ہے۔ہر زبان کے الفاظ میں وسعت اور تنگی کی مشکلات بھی پائی جاتی ہیں۔کبھی کبھی کسی زبان کے الفاظ میں وسعت اور گہرائی اس قدر ہوتی ہے کہ دوسری زبان میں اس کا متبادل ڈھونڈنا ناممکن ہو جاتا ہے، جس سے مفہوم میں وہ تاثیر پیدا ہی نہیں ہوتی۔

پھر ایک اور مشکل اس وقت آتی ہے جب ایک زبان کے محاورے اور ضرب الامثال کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ہر زبان اور ماحول کے اپنے محاورے اور ضرب الامثال ہوتی ہیں۔ مترجم اس وقت بھی مشکلات کا شکار ہوتا ہے جب وہ آزادی سے اپنی زبان کے محاسن کو دوسری زبان میں منتقل نہیں کرپاتا۔ وہ مصنف کی طرح آزاد نہیں ہوتا کہ اپنی فکر کے مطابق اسلوب الفاظ اور استعارے استعمال کرے۔

بہترین ترجمہ وہ ہے جس میں متن کے ساتھ ساتھ دوسری زبان کا اصل متبادل بھی پیش کیا گیا ہو۔ ترجمہ اصل متن کے لب ولہجے کی ترجمانی کررہا ہو اس میں متن کے مفہوم کے ساتھ اس کا ذائقہ بھی منتقل ہو جائے۔ کسی بھی بہترین ادبی نمونے کا ترجمہ کرنا یقیناً انتہائی مشکل کام ہوتا ہے۔ کسی بڑے شاعر کے کلام کا نثر میں ترجمہ اس سے بھی مشکل کام ہے۔

علمی اور ادبی ترجمہ میں فرق :

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ علمی ترجمہ اور ادبی ترجمہ میں بنیادی فرق یہ ہوتا ہے کہ علمی ترجمہ میں متن میں پائی جانے والی دقیق اصطلاحات اور فنی مباحث کو مطلوبہ زبان میں واضح عبارتوں میں غیر مبہم شکل میں منتقل کرنا مقصود ہوتا ہے ،جب کہ ادبی ترجمہ میں متن کی سی خوب صورتی اور استعارات و تشبیہات کے معیار اور الفاظ کے آہنگ کو برقرار رکھنا ہوتا ہے کہ ترجمہ میں بھی اصل متن کی سی تاثیر پیدا ہوسکے۔

قانونی ترجمہ Legal Translation

قانونی ترجمہ سے مراد کسی بھی زبان میں پائی جانے والی قانونی دستاویزات ، وثیقہ جات ، عدالتی احکامات ، قانونی معاہدات ، حلف نامے اور عدالتی کاروائیوں کاترجمہ ہے۔

اہل فن کے مطابق ترجمہ کی تمام اقسام میں یہ قسم سب سے زیادہ نازک مشکل سمجھی جاتی ہے ، اوریہ زیادہ دقت طلب اور وسیع تجربہ چاہتی ہے۔

مترجم کے لئے لسانی مہارت کے ساتھ ساتھ قانونی متون کے ترجمہ میں دونوں نظام ہائے قانون S.L & T.L. کی باریکیوں پر نظر ہونی چاہئے ، اور دونوں زبانوں کی قانونی اصطلاحات کا تقابلی مطالعہ ہونا چاہئے ، کیونکہ قانونی ترجمہ میں جو اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں وہ اس قانونی نظام کی عکاس ہوتی ہیں ، جن کا پورے نظام کو سمجھے بغیر صرف ڈکشنری کی مدد سے ترجمہ نہیں کیا جا سکتا۔

دنیا کے کسی بھی قانون کی زبان میں بنیادی طور پر حسب ذیل خصوصیات مشترکہ طور پر پائی جاتی ہیں۔

- باریکی اور گہرائی : کسی بھی قانون کی زبان میں مستعمل الفاظ اپنے اندر بے پناہ گہرائی رکھتے ہیں ، اور مسئلہ کا بہت باریکی سے احاطہ کرتے ہیں۔
- سادگی و بے تکلفی : کسی بھی قانون کی زبان میں مستعمل الفاظ سادہ ،بے تکلف اور مسجع و مقفی عبارتوں سے پاک ہوتے ہیں۔
- وضوح : کسی بھی قانون کی زبان میں مستعمل الفاظ اپنےمفہوم و مطلب کی ادائیگی میں نہایت واضح اور ہر طرح کے ابہام و اشتباہ سے خالی ہوتے ہیں۔

قانونی ترجمہ میں مترجم کو حسب ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

قانونی مترجم کے لئے ضروری ہے کہ دوران ترجمہ ہمیشہ مروجہ مماثل اصطلاح کو تلاش کرے ، یعنی اصل زبان S.L. کی کسی بھی قانونی اصطلاح کا مطلوبہ زبانT. L. میں رائج اصطلاح میں ترجمہ کرے کہ جس میں نہ تو لغوی طور پر کوئی ابہام ہو اور نہ ہی اصطلاحی طور پر کوئی اشتباہ ہو۔

مطلوبہ زبان میں مروجہ اصطلاح مل جانے کی صورت میں مترجم کو اپنی طرف سے اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں ، بلکہ اس قانونی اصطلاح کے ترجمہ میں اسی اصطلاح کو استعمال کرے۔

اگر مطلوبہ زبان میں مروجہ اصطلاح نہ مل سکے تو پھر مترجم کو چاہئے کہ حسب ذیل صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کرے۔

لفظی متبادل کا استعمال کرے ، اگر وہ صحیح مفہوم ادا کررہا ہو۔

متن کا توضیحی ترجمہ کرے ، اور اصطلاح کو متن کی عبارت میں ہی قدرے وضاحت کے ساتھ بیان کردے ، جس سے اس اصطلاح کا مطلب قاری کو سمجھ میں آجائے۔

متن میں اس اصطلاح کو من و عن نقل کردے ، اور حاشیہ میں اسکی تشریح کردے۔

یا پھر اجتہاد سے کام لیتے ہوئے نئ اصطلاح ایجاد کرے۔

قانونی زبان بذات خود ایک اصطلاح ہے جس کا اطلاق مندرجہ ذیل اسالیب پر ہوتا ہے

قانون کی تدریس کی زبان : یعنی وہ زبان جو قانون کی تدریس میں یا اس موضوع پر لکھے جانے والے مقالات، مباحثوں اور علمی مضامین میں استعمال ہوتی ہے۔

عدالتی زبان : یعنی وہ زبان جو عدالتی کاروائیوں ، حلف ناموں اور عدالتی احکامات میں استعمال ہوتی ہے۔

قانون سازی کی زبان : یعني وہ زبان جو قانون سازی میں اور دستور کی تدوین میں استعمال ہوتی ہے ، نیز وہ ملکی و ریاستی قوانین جو پارلیمانی و مقننہ کی سطح پر منظور ہوتے ہیں اس میں استعمال کی جانے والی زبان ، دستاویزات اور معاہدات کی مختلف دفعات اور شقوں کی ترتیب و تدوین میں استعمال کی جانے والی زبان بھی قانونی زبان کہلاتی ہے۔

مذہبی ترجمہ

مذہبی ترجمہ سے مراد مذہبی کتابوں یا دینی عقائد و تعلیمات اور مذہبی عبارتوں کا ترجمہ ہے ، ترجمہ کی یہ قسم بھی دقت طلب اور گہرائی کی حامل ہے ،جس میں نہایت اہتمام اور باریک بینی کے ساتھ سلیس اسلوب میں مذکورہ بالاموضوعات پر مشتمل مذہبی متون کو اصل زبان سے مطلوبہ زبان میں منتقل کرنا ہوتا ہے۔

مذہبی ترجمہ نگاری میں لسانی مہارت کے ساتھ ساتھ اس مذہب اور مذہبی کتابوں پر عبور، اس مذہب کے دیگر تشریعی مصادر و مآخذ پر نظر ،اس مذہب کی مخصوص اصطلاحات کا گہرا علم،اور ان مذاہب کی ثقافت و تہذیب سے واقفیت ضروری ہے ۔

چنانچہ اگر صرف زبان دانی اور جملوں کی نحوی و صرفی ساخت کی بنیاد پر مذہبی عبارتوں کا ترجمہ کیا جائے اور مذہب کے دیگر مستند مصادر کو دوران ترجمہ ملحوظ نہ رکھا جائے، تو ایسا ترجمہ بسا اوقات مذہبی انتشار کا سبب بن جاتا ہے ، اور مثبت کے بجائے منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔

مذہبی کتابوں کے ترجمے کرتے ہوئے یہ بات پیش نظر رکھی جائے کہ مذہبی صحیفوں یا قانون کی کتابوں میں قطعا خود سے نہ تو کچھ بڑھایا جاسکتا ہے اور نہ ہی کمی کی جاسکتی ہے، لہذا ایسی کتابوں کا لفظی ترجمہ ہی کیاجانا چاہیئے۔

خود کار یا مشینی ترجمہ

مشینی ترجمہ سے مراد وہ ترجمہ ہے جس میں یہ عمل کمپیوٹر کے ذریعہ انجام پاتا ہے،اس میں ترجمہ کے لئے بنا یا گیا کمپیوٹر پروگرام از خود متن کو پڑھتا ہے ، اس کا تحلیل و تجزیہ کرتا ہے ، جملوں کی نشست و برخواست دیکھتا ہے اور پھر اس متن کو مطلوبہ زبان میں منتقل کرتا ہے ، یہ تمام عمل انسانی مدد کے بغیر خود کار طور پر کمپیوٹر کے سافٹ ویر کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔

مشینی ترجمہ دور جدید کی ایجاد ہے،دنیا کی تقریباََ ہر بڑی زبان میں ترجمہ کرنے کے لیے سوفٹ وئیرز موجود ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سوفٹ وئیرز کے ذریعے کسی نہ کسی حد تک ترجمے میں مدد تو مل سکتی ہے مگر حقیقی طور پر ترجمہ نہیں ہو سکتا ۔کیوں کہ زبان اور اس کی باریکیاں، سیاق وسباق، تعبیرات کی نزاکت ولطافت دو اور دو چار کی طرح کوئی حسابی فارمولہ نہیں ہے ، اس طرح کے حسابی عمل میں کمپیوٹر کی مہارت اور سبک رفتاری تو واضح ہے لیکن ترجمہ کا عمل اس قبیل سے تعلق نہیں رکھتا، کمپیوٹر کی ترجمہ کاری اس لیے بھی ناکام ثابت ہوئی ہے۔

شاعری سے قطع نظر عموما نثری ترجمہ نگاری کے دوران بھی دو قسم کے مواد سے وابستہ پڑتا ہے ۔ایک سادہ نثر اور دوسری نظریاتی، ادبی، تہذیبی اور تاریخ پس منظر رکھنے والا نثری سرمایہ ۔سادہ نثر جو بالکل ابتدائی ساخت کے جملوں پر مشتمل ہو، کمپیوٹر ان کا ترجمہ تو کر سکتا ہے یاڈکشنری کی طرز پر مفردات کا متبادل لفظ تلاش کر سکتا ہے، لیکن ادبی تخلیقات کی زبان میں معانی سادہ اور واضح نہیں ہوتے بلکہ وہاں بہت سے استعارات و کنایات اور بین السطور (Between The Lines) ہوتے ہیں جہاں تک کمپیوٹر کی رسائی نہیں ہوتی۔ایسے میں کمپیوٹر کی بے بسی واضح ہے۔

بہر حال ترجمہ کے لئے ایجاد ہونے والے ان سوفٹ وئیرز کا وجود اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ دنیا بھر میں ترجمے کی اہمیت اجاگر ہو رہی ہے۔ آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہمارے ہاں ایسے ماہر مترجمین تیار کیے جائیں جو بیک وقت اردو اور دیگر زبانوں کی وسیع تفہیم رکھتے ہوں، اپنی اور دوسری زبان کے علمی، ادبی اور تہذیبی پس منظر سے واقف ہوں تا کہ دوران ترجمہ دونوں زبانوں کے پس منظر سے واقف رہ کر ترجمہ کاری کی نزاکتوں سے عہدہ برآ ہوں تا کہ ہم دیگر زبانوں میں ہونے والے علمی کام سے اپنے آپ کو ہم آہنگ رکھ سکیں۔

ترجمے کے اسالیب

موضوعات کے اعتبار سے ترجمہ کی مختلف قسموں کو جاننے کے بعد یہاں اسلوب کے لحاظ سے ترجمے کی درج ذیل اقسام بیان کی جاتی ہیں :

(۱)لفظی ترجمہ(۲)با محاورہ ترجمہ

لفظی ترجمہ : کسی عبارت یا تحریر کا لفظ بہ لفظ ترجمہ لفظی ترجمہ کہلاتا ہے ، اگر یہ بات کہ صحیح ترجمہ وہ ہے جو لفظ بہ لفظ کیا جائے اور خود سے اس میں کوئی کمی بیشی نہ کی جائے ، مذہبی ، فنی یا سائنسی کتابوں کے ترجمے کرتے ہوئے پیش نظر رکھی جائے تو یہ سوفیصد درست نظر آتی ہے ۔مذہبی صحیفوں یا قانون کی کتابوں میں خود سے نہ تو کچھ بڑھایا جاسکتا ہے اور نہ ہی کمی کی جاسکتی ہے لہذا ایسی کتابوں کا لفظی ترجمہ ہی کیاجانا چاہیے۔

بامحاورہ ترجمہ : ایسا ترجمہ جو مصنف کی تحریر کے مفہوم کو رواں ، عام فہم انداز میں ، بلا تکلف روزمرہ کی زبان میں بیان کرے بامحاورہ ترجمہ کہلاتا ہے۔ ادبی تراجم میں بامحاورہ ترجمہ کا استعمال عبارت کے حسن اور اس کے تاثر کو برقرار رکھنے میں معاون ہوتا ہے۔بامحاورہ ترجمے کے لئے نہ صرف دونوں زبانوں سے واقفیت ہونا لازم ہے بلکہ اس کی تہذیب و معاشرت محاورات اور ضرب الأمثال سے آشنائی بھی ضروری ہے ۔

بامحاورہ یا آزاد ترجمہ کرتے وقت مترجم کی طرف سے حذف و اضافہ کا عمل نمایاں ہوتا ہے، لہٰذا اس نوع کے تراجم کا مطالعہ کرنے کے بعد قاری اصل فن پارہ کا محض ایک ہلکا سا تاثر ہی قبول کر سکتا ہے ۔اس کے بر خلاف لفظی ترجمہ کا فریضہ اگر احسن طریق سے انجام پا جائے تو ایسی صورت میں قارئین تک اصل تخلیق کی ترسیل کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

آزاد اور لفظی ترجمہ مغربی اصطلاح ہے ،دونوں طریق کار کے مطابق اصل متن کو دوسری زبان (T.L) کے توسط سے قارئین تک ' اس خوشبو کو پہنچانا ہے جو معنوی اور ظاہری صورت میں وحدت تاثر کو قابو میں رکھے۔

اس طرح آزاد ترجمے میں تخلیقی اور جمالیاتی طرز عمل کو اپنایا جاتا ہے جبکہ لفظی ترجمہ میں مترجم معنی سے اپنا رشتہ برقرار رکھتا ہے ،اور اس طرح کے ترجمے کو دیانت دارانہ عمل کہا گیا ہے کیونکہ لفظی ترجمے میں مترجم اصل متن اور تخلیق کار سے وفاداری نبھاتا ہے ۔

فن ترجمہ نگاری میں شاعری کے ترجمے میں بہت سی مشکلات در پیش ہوتی ہیں۔جنہیں آسان بنانے کے لیے آندرے لیفیور نے ساتھ مختلف قسم کے طریقوں سے حل بتایا ہے۔

۱) صوتی ترجمہ Phonemic Translation

اس قسم کے ترجمہ میں Source Language کے صوتی تاثر کو Target Language میں از سر نو تخلیق (Reproduce) کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

۲) ہو بہو لفظی ترجمہ Literal Translation

اس حکمت عملی میں لفظ بہ لفظ ترجمے پر زور دیا جاتا ہے۔اگر چہ اس قسم سے ترجمے کی روح کو نقصان پہنچتا ہے۔

۳) شاعری کا نثری ترجمہPoetry into Prose

ترجمے کی اس قسم میں شعر کو نثر میں ڈھالا جاتا ہے،اس قسم میں ترجمے کا ابلاغ آسان ہو جاتا ہے۔

۴)۔موزوں ردم کے ساتھ ترجمہ Rhymed Translation :

ترجمے کی اس قسم میں مترجم کو ترجمہ کے علاوہ مزید دوہری پابندیاں اٹھانا پڑتی ہیں یعنی الفاظ کو منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ آہنگ اور موسقیت / بحور کا بھی خیال رکھا جائے۔اسطرح کے ترجمے میں اصل کا محض خاکہ بننا ممکن ہے۔

۵)۔تشریحی ترجمہ Interpretation Translation

اس قسم کے ترجمے میں S.L کا متن جو ہر (Text) بحال رہتا ہے مگر ہیئت تبدیل ہو جاتی ہے کیونکہ مترجم نظم کی نقل تخلیق کرتا ہے جس میں نظم کا عنوان اور خیال اور اس کا اختیامیہ ایک سا ہوتا ہے۔

ترجمہ کی انواع واقسام کی بحث کو سمیٹتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اب جبکہ ترجمہ کو باقاعدہ فن کا درجہ حاصل ہو گیا ہے اور اس کی متعدد اقسام وجود میں آچکی ہیں، نیز اس حوالے سے بہت سے اصول وضوابط اور نظریات سامنے آچکے ہیں۔لہذا مترجمین کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوران ترجمہ ان اقسام کو ملحوظ رکھیں، اور ان اقسام کے مطابق ان کے اصول و ضوابط اور ترجمے کے علمی نظریات کو مد نظر رکھیں ۔

خلاصہ

ترجمہ کو دو بنیادی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (۱)زبانی ترجمہ (۲)تحریری ترجمہ

زبانی ترجمہ یہ ہے کہ اصل زبان کے الفاظ کو مترجم فی البدیہ مطلوبہ زبان میں زبانی طور پر منتقل کرتا ہے۔

زبانی ترجمہ کی بھی ذیلی کئی قسمیں ہیں۔

تحریر کا زبانی ترجمہ:اس قسم میں مترجم اصل زبان میں تحریر شدہ خطبہ یا کوئی لکھاہوا متن دیکھ کر فورابرجستہ اسے زبانی طور پر مطلوبہ زبان میں منتقل کر دیتاہے۔

مسلسل ترجمہ:اس میں دو الگ الگ زبانیں بولنے والے افراد کی دو جماعتوں کے درمیان مترجم کو ترجمہ کے فرائض انجام دینا پڑتا ہے ۔اس طریقہ کار میں پہلے ایک گروپ کا آدمی تقریر کرتا ہےیا رائے اور تجویز پیش کرتا ہے جسے مترجم دوسرے گروپ کی زبان میں منتقل کرتا ہے ، اس پر دوسرا گروپ اپنی زبان میں تقریر کا جواب دیتا ہے یا اس رائے و تجویز پر تبصرہ کرتا ہے ، اس تبصرہ یا جواب کو مترجم پھر پہلی زبان میں منتقل کرتا ہے۔

متوازی ترجمہ : ترجمہ کی اس قسم میں مقرر تقریر کرتا رہتاہےاور مترجم متوازی طور پر فورا حاضرین کی زبان میں اس تقریر کو منتقل کرتا رہتا ہے۔

مسلسل ترجمہ اور متوازی ترجمہ کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ مسلسل ترجمہ میں گفتگو کرنے والا اپنی گفتگو کے دوران وقفہ دیتا ہے تاکہ مترجم ترجمہ کر سکے ،امترجم مقرر کے ساتھ بیٹھ کرتقریر کے اہم نکات کو نوٹ کرتا ہے ، پھر حاضرین کی زبان میں منتقل کرتا ہے ، اس کے برخلاف متوازی ترجمہ میں مترجم ساتھ میں نہیں بیٹھتا بلکہ وہ اپنی کیبن میں بیٹھا مقرر کی تقریر ہیڈ فون کی مدد سے سنتا ہے اور مائک کی مدد سے مطلوبہ زبان کے سامعین تک پہنچاتا ہے جسے وہ لوگ بھی ہیڈ فون کی مدد سے سنتے ہیں۔

تحریری ترجمہ : حریری ترجمہ یہ ہے کہ متن کو مطلوبہ زبان میں تحریری طور پر منتقل کیا جائے ،تحریری ترجمہ کی بھی کئی ذیلی اقسام ہیں۔

علمی ترجمہ : علمی ترجمہ سے مراد مختلف فنی اور تکنیکی علوم کی کتابوں کا ترجمہ کرنا، جن میں ان علوم کے متعلقہ مباحث اور ان علوم کی معلومات پائی جاتی ہیں ، مثلا ریاضی ، طبیعیات ، کیمیاء ، حیاتیات ، جغرافیہ ، طب ، و ہندسہ اور اس طرح کے بے شمار دیگر علوم کی کتابوں کا ترجمہ ۔ علمی ترجمہ اگر ایسا شخص کررہا ہو جو اس موضوع کا ماہر ہو ، متعلقہ موضوع کی اصطلاحات سے واقف ہو تو پھر علمی ترجمہ کوئی زیادہ مشکل کام نہیں۔

ادبی ترجمہ : ادبی ترجمہ سے مراد ادبی شہ پاروں مثلا ناول ، افسانہ ، ڈرامہ ، مضامین ، اور ان سب سے بڑھ کر اشعار و قصائد اور دیگر اصناف سخن کا ترجمہ کرنا ہے۔جس میں الفاظ کے ساتھ ساتھ متن کی روح اور کیفیات ، ادیب کے احساسات اور جذبات کو بھی مطلوبہ زبان میں منتقل کرنا ہوتا ہے تاکہ قاری پر وہی اثر مرتب ہوسکے جو اصل متن پڑھنے کے بعد ہوتا ہے ۔ ادبی تراجم میں نہایت احتیاط اور پابندی ضروری ہوتی ہے تاکہ کہیں حقیقی فنکار کی تخلیقی روح مسخ نہ ہوجائے۔

علمی ترجمہ اور ادبی ترجمہ میں بنیادی فرق یہ ہوتا ہے کہ علمی ترجمہ میں متن میں پائی جانے والی دقیق اصطلاحات اور فنی مباحث کو مطلوبہ زبان میں واضح عبارتوں میں غیر مبہم شکل میں منتقل کرنا مقصود ہوتا ہے ،جب کہ ادبی ترجمہ میں متن کی سی خوب صورتی اور استعارات و تشبیہات کے معیار اور الفاظ کے آہنگ کو برقرار رکھنا ہوتا ہے کہ ترجمہ میں بھی اصل متن کی سی تاثیر پیدا ہوسکے۔

قانونی ترجمہ : قانونی ترجمہ سے مراد کسی بھی زبان میں پائی جانے والی قانونی دستاویزات ، وثیقہ جات ، عدالتی احکامات ، قانونی معاہدات ، حلف نامے اور عدالتی کاروائیوں کاترجمہ ہے۔

دنیا کے کسی بھی قانون کی زبان میں بنیادی طور پر حسب ذیل خصوصیات مشترکہ طور پر پائی جاتی ہیں۔

(۱) باریکی اور گہرائی (۲)سادگی و بے تکلفی (۳)وضاحت

قانونی زبان بذات خود ایک اصطلاح ہے جس کا اطلاق مندرجہ ذیل اسالیب پر ہوتا ہے

(۱) قانون کی تدریس کی زبان (۲)عدالتی زبان (۳)قانون سازی کی زبان۔

مذہبی ترجمہ : مذہبی ترجمہ سے مراد مذہبی کتابوں یا دینی عقائد و تعلیمات اور مذہبی عبارتوں کا ترجمہ ہے ،اس میں لسانی مہارت کے ساتھ ساتھ اس مذہب اور مذہبی کتابوں پر عبور، اس مذہب کے دیگر تشریعی مصادر و مآخذ پر نظر ،اس مذہب کی مخصوص اصطلاحات کا گہرا علم،اور ان مذاہب کی ثقافت و تہذیب سے واقفیت ضروری ہے ۔

مذہبی صحیفوں یا قانون کی کتابوں میں قطعاخود سے نہ تو کچھ بڑھایا جاسکتا ہے اورنہ ہی کمی کی جاسکتی ہے، لہذا ایسی کتابوں کا لفظی ترجمہ ہی کیاجانا چاہئے ۔

مشینی ترجمہ: مشینی ترجمہ سے مراد وہ ترجمہ ہے جس میں یہ عمل انسانی مدد کے بغیر خود کار طور پر کمپیوٹر کے سافٹ ویر کے ذریعہ انجام پاتاہے، حقیقت یہ ہے کہ ان سافٹ ویروں کے ذریعہ کسی نہ کسی حد تک مدد تو مل سکتی ہے لیکن حقيقي معني میں ترجمہ نہیں ہو سکتا، کیوں کہ زبان اور اس کی باریکیاں، سیاق وسباق، تعبیرات کی نزاکت ولطافت دو اور دو چار کی طرح کوئی حسابی فار مولہ نہیں۔

اسلوب کے لحاظ سے ترجمے کی درج ذیل اقسام بیان کی جاتی ہیں،(۱)لفظی ترجمہ (۲)با محاورہ ترجمہ۔

کسی عبارت یا تحریر کا لفظ بہ لفظ ترجمہ لفظی ترجمہ کہلاتا ہے ، مذہبی صحیفوں یا قانون کی کتابوں فنی یا سائنسی کتابوں میں خود سے نہ تو کچھ بڑھایا جاسکتا ہے اورنہ ہی کمی کی جاسکتی ہے لہذا ایسی کتابوں کا لفظی ترجمہ ہی کیاجانا چاہئے۔ ایسا ترجمہ جو مصنف کی تحریر کے مفہوم کو رواں ، عام فہم زبان میں اور بلا تکلف روزمرہ کی زبان میں بیان کرے بامحاورہ ترجمہ کہلاتا ہے -

سوالات

۱. زبانی ترجمہ کا تعارف اور اس کی ذیلی قسموں پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

۲. تحریری ترجمہ کی قسموں کو تفصیل سے بیان کریں۔

۳. ادبی ترجمہ کی خصوصیات کو بیان کریں۔

۴. علمی اور ادبی ترجمہ میں کیا فرق پایا جاتا ہے تحریر کریں۔

۵. قانونی ترجمہ سے کیا مراد ہے؟ اور قانونی ترجمہ کے دوران کن باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے تحریر کریں۔

۶. قانونی زبان کسے کہتے ہیں اور اس کا اطلاق کن کن اسالیب پر ہوتا ہے؟

۷. مذہبی ترجمہ نگاری سے کیا مراد ہے؟ اور اس میں کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہئے؟

۸. مشینی ترجمہ پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

۹. ترجمہ کے بنیادی اسالیب کون کون سے ہیں بیان کریں۔